ضمیمہ

سالو وٹ میر بیرن کی کتاب "یہودیوں کی مذہبی اور معاشرتی تاریخ" A SOCIAL AND RELIGIOUS HISTORY OF THE JEWS جلد اوّل ص۲۶۱ (مطبوعہ نیویارک ۱۹۵۲ء) کا اقتباس اور اس کا ترجمہ درج ذیل ہے :-

"Curiously, banking, which in later ages was to become a characteristically Jewish occupation, still attracted but few Jews. Among the considerable number of bankers in Graeco-Roman Egypt listed by Calderini not one name could be safely identified as Jewish although a number of Jews seem to have served as officials in state banks. It has even been suggested that the loan contracts without interests included in the Adler papyri reflected the influence of Jewish aversion to usury. Be this as it may, one Tebtunis papyrus of 182 B.C.E., recording a mortgage loan between two Jews, specifically provided that no interest was to be paid for a year. Only "if he does not repay it as stated, Sostatus shall forthwith forfeit to Apollonius the loan increased by one-half and for the overtime interest at the rate of two drachmas per mina per month." The same fairly customary rate of 24 per cent is recorded also in another loan contract between two Jews of Tebtunis (of 174 B.C.E.). However, here, too, we deal with the renewal of the loan, further complicated by the prospect of repayment in "the eighth year", which may have had some bearing on the legal cancellation of debts during the Jewish Sabbatical year. In any case, the original loan may have been granted without interest. It stands to reason, however, that once they became a professional group, the Jewish moneylenders in Egypt and elsewhere could not long indulge in such profitless transactions."

ترجمہ

عجیب بات یہ ہے کہ ساہوکارہ جو بعد کے زمانے میں یہودیوں کا مخصوص پیشہ بننے والا تھا، اس وقت تک (یعنی دوسری صدی قبلِ مسیح تک) محض چند یہودیوں کو اپنی طرف مائل کرسکا تھا۔ کالڈرینی نے یونانی رومی عہد کے مصر کے ساہوکاروں کی جو خاصی لمبی فہرست دی ہے، اس میں ڈھونڈے سے بھی کوئی نام ایسا نہیں ملتا جسے صحیح معنوں میں یہودی نام کہا جا سکے، اگرچہ ساہوکارے کے سرکاری دفتروں میں شاید متعدد یہودی اہلکار ملازم تھے۔ ایڈلر کے مصری مخطوطوں میں سود کے بغیر قرضوں کے جو تمسکات ملے ہیں، ان کے بارے میں بھی خیال یہ کیا جاتا ہے کہ ان کا سود سے پاک ہونا یہودیوں کے ربوی کاروبار سے نفرت کے زیرِ اثر ہے۔ بایں ہمہ ۱۸۲ قبل مسیح کا ایک تبتونس مصری مخطوطہ ملا ہے جس میں دو یہودیوں کے درمیان رہن پر قرض کے لین دین کا معاملہ درج ہے اور متعین طور پر یہ شرط موجود ہے کہ ایک سال تک سود نہیں لگے گا۔ (معاہدے کے اپنے لفظوں میں) "اگر مقروض مسمی سوستانس معینہ میعاد میں قرض ادا نہ کرسکا تو صرف اس صورت میں وہ اپنے قرضخواہ مسمی اپولونی اس کے حق میں قرض کی رقم کی بقدر نصف زیادتی کا تاوان ادا کرے گا اور مزید تاخیر کے لئے فی مناد دو درہم ماہوار کے حساب سے سود دیگا" ۲۴ فی صد کی اس زمانے کی یہ خاصی مروجہ شرح تبتونس ہی کے ۱۷۴ قبل مسیح کے دو اور یہودیوں کے درمیان قرض کے تمسک میں درج ہے۔ بہرحال، اس تمسک میں بھی قرض کی تجدید کا ذکر ہے، جسے "آٹھویں سال میں" قرض کی باز ادائیگی کی شرط نے پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اس شرط کی وجہ شاید یہ ہو کہ یہودی قانون کی رو سے یہودیوں کے سبت کے سال میں تمام قرضے ساقط ہو جاتے تھے۔ بہرصورت، اصل قرض شاید بغیر سود کے ہی دیا گیا ہو لیکن قرینِ عقل یہ ہے کہ جب مصر اور دوسرے ممالک میں یہودی قرضخواہ پیشہ ور ساہوکار بن گئے تو اس طرح کا بغیر منافع کا دھندا زیادہ دیر تک نہ چلا سکے ہوں گے۔